از عدالتِ عظمیٰ

محمد اسلم خان

بنام

نارکوٹکس کنٹرول بیورو ودیگر

تاریخ فیصلہ: 20فروری، 1996

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، این پی سنگھ اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

فوجداری قانون:

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985: دفعات 8(c) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 22: 66 اور 67.

ممنوعہ ادویات-کا قبضہ-تلاش اور ضبطی-کا ثبوت-مینڈریکس گولیاں-کی ضبطی-مبینہ طور پر ملزم کے احاطے سے-حامی/معمار کے حق میں مبینہ طور پر ملزم کے دستخط شدہ قرارداد کے ساتھ-ملزم اپنا بیان واپس لے رہا ہے-معاہدہ، نہ تو ملزم سے ضبط کیا گیا اور نہ ہی اس کی طرف سے پیش کیا گیا-کوئی آزاد ثبوت نہیں-استغاثہ کے ذریعہ تیار کردہ-احاطے کی ملکیت کا قیام-یا تو رجسٹرار کے دفتر سے دستاویزات پیش کرنا یا پڑوسیوں کی جانچ کرنا-قرار پایا کہ: دفعہ 66 کی مدد طلب نہیں کی جا سکی-حالات میں ملزم کے بیانات واپس لے لیے گئے جو اسے زیر بحث احاطے سے جوڑنے کے لیے کافی نہیں تھے-سزا کو کالعدم قرار دیا گیا-کسٹمز ایکٹ 1962، دفعہ 108۔

اپیل کنندہ کو نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ 1985 کی دفعہ 8(c) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 22 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے 10 سال کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

استغاثہ کے مطابق، نارکوٹک کنٹرول بیورو کے عہدیدار نے اپیل کنندہ ملزم کے احاطے پر چھاپہ مارا اور کچھ دستاویزات کے ساتھ گہرا قرمزی رنگ کے تھیلے میں موجود 50,000 مینڈریکس گولیاں ضبط کیں۔ مذکورہ مینڈریکس گولیوں کے نمونے پنچ نامہ کے تحت لئے گئے تھے۔ پوچھ گچھ کے دوران، اپیل کنندہ سے ان 50.000 مینڈریکس گولیوں کی ضبطی کے بارے میں پوچھا گیا اور کہا گیا کہ اس نے کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 108 اور NDPS ایکٹ 1985 کی دفعہ 67 کے تحت بھی بیانات دیے ہیں۔ ممنوعہ گولیوں کے ساتھ مذکورہ احاطے کی تلاشی اور ضبطی کے دوران حکام نے حامی/مَعمار کے حق میں اپیل کنندہ کے ذریعے دستخط کیے جانے والے ایک قرارداد کو بھی ضبط کر لیا۔

استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ دلیل کی بنیاد پر خصوصی جج اس نتیجے پر پہنچے کہ اپیل کنندہ کے خلاف لگایا گیا الزام مکمل طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ اس نتیجے کو عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔

اس عدالت کے سامنے اپیل میں، ملزم شخص کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ استغاثہ اس احاطے کی ملکیت اور قبضہ قائم کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے جہاں سے ممنوعہ گولیاں ضبط کی گئیں تھیں جو اپیل کنندہ سے تعلق رکھتی ہیں؛ اور یہ کہ استغاثہ کی طرف سے کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 اور NDPS ایکٹ کی دفعہ 67 کے تحت حاصل کردہ اپیل کنندہ کے بیانات پر انحصار کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اپیل کنندہ نے وقت ضائع کیے بغیر اسے واپس لے لیا تھا۔

مدعا علیہ کی جانب سے، یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعے زیر بحث احاطے میں پایا گیا قرارداد اور اپیل کنندہ کے دستخط پر مشتمل حکام کے ذریعے برآمد کیا گیا قرارداد یہ ثابت کرنے کے لیے کافی تھا کہ وہ احاطے کا مالک اور قبضہ تھا؛ کہ استغاثہ نے مقدمے کو شک سے بالاتر قائم کیا تھا؛ اور یہ کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 67 کے تحت پوچھ گچھ کے دوران اپیل کنندہ کا داخلہ ثبوت میں قابل قبول تھا اور اپیل کنندہ کے دستخط پر مشتمل معاہدے کی ضبطی کی حقیقت کے ساتھ، اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کرنا کھلا نہیں تھا کہ استغاثہ احاطے کو قائم کرنے میں ناکام رہا تھا۔ زیر بحث احاطے کے حوالے سے اپیل کنندہ کی ملکیت۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1.1. فوری معاملے میں، دستاویز یعنی قرارداد اپیل کنندہ کی تحویل سے ضبط نہیں کیا گیا ہے یا اسے اس نے پیش کیا ہے۔ نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی دفعہ 66 کی مدد حاصل کرنے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ مالک ہے اور زیر بحث فلیٹ کے حقیقی قبضے میں تھا۔

1.2. یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث قرارداد میں اپنے دستخط تسلیم نہیں کیے۔ استغاثہ نے متعلقہ رجسٹرار کے دفتر سے دستاویزات پیش کر کے یا پڑوسیوں سے پوچھ گچھ کر کے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی آزاد ثبوت پیش کرنے کی زحمت نہیں کی کہ اپیل کنندہ زیر بحث فلیٹ کا مالک ہے۔ استغاثہ کی طرف سے کوئی بیان نہیں دیا گیا ہے کہ ان کی کوششوں کے باوجود وہ دستاویز پیش نہیں کر سکے یا پڑوسیوں سے پوچھ گچھ نہیں کر سکے تاکہ زیر بحث احاطے سے متعلق اپیل کنندہ کی ملکیت ثابت ہو سکے۔ اس معاملے میں اپیل کنندہ کے واپس لیے گئے بیانات کے علاوہ اسے زیر بحث احاطے سے جوڑنے کے لیے، خصوصی جج کے فیصلے کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی اور آزاد ثبوت دستیاب نہیں ہے اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔

2.1. کسی نے بھی زیر بحث احاطے کی شناخت اپیل کنندہ سے تعلق کے طور پر نہیں کی ہے اور تصدیق شدہ شواہد کی عدم موجودگی میں، صرف اپیل کنندہ کے واپس لیے گئے بیانات کی بنیاد پر ملکیت اور ملکیت کے حوالے سے تصدیق شدہ نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا۔

2.2. استغاثہ اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والے احاطے کی ملکیت کو قائم کرنے میں ناکام رہا اور اس کے نتیجے میں اثباتِ جُرم اور سزا کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 241، سال 1996۔

فوجداری اپیل نمبر 378، سال 1993 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 18.10.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے سریش سی گپتا اور سنیل کے جین۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان کی طرف سے کے ٹی ایس تلسی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، این کے باجپائی، وی کے ورما، ڈی ایم نر گولکر اور ایس ایم جادھو (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ کے وینکٹاسوامی، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کے فوجداری اپیل نمبر 378/93 مورخہ 18.10.94 کے فیصلے کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ اپیل کے تحت فیصلے نے اپیل کنندہ کے خلاف نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکو ٹروپک سبسٹینسز ایکٹ، 1985 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 8(c) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 22 کے تحت دی گئی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی ہے۔ مختصر حقائق درج ذیل ہیں۔

شروع میں، اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ اپیل کنندہ پر خصوصی جج نے دوسرے ملزموں کے ساتھ اور ایک متعلقہ مقدمے کے ساتھ بھی مقدمہ چلایا تھا۔ نارکوٹک کنٹرول بیورو، بمبئی (مختصر طور پر NCB) کے عہدیداروں نے 5.3.89 پر شریک ملزم کے گھروں پر چھاپے مارے۔ شریک ملزموں میں سے ایک، راج بابو پردان نے دوسری منزل پر واقع اپیل کنندہ کی رہائش گاہ کی طرف اشارہ کیا۔ ایس ایم مینشن، 299 بیلاسس روڈ، بمبئی، اس طرح اس احاطے میں بھی چھاپہ مارنے کا مشورہ دیتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ کے گھر کی 6.3.89 پر تلاشی لی گئی اور 45,000 روپے کی نقد رقم کے ساتھ کچھ مجرمانہ دستاویزات ضبط کی گئیں۔ اس ضبطی کے سلسلے میں، اپیل کنندہ کو پوچھ گچھ کے لیے نارکوٹک کنٹرول بیورو، بمبئی کے دفتر لایا گیا۔ جب اپیل کنندہ پوچھ گچھ کے مقصد سے نارکوٹک کنٹرول بیورو، بمبئی کے دفتر میں تھا، مذکورہ بیورو کے انٹیلیجنس آفیسر کو اطلاع ملی کہ اپیل کنندہ کے پاس عمارت نمبر 8 اے 1 میں ایک اور فلیٹ نمبر 102 تھا۔ کیوباکو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، ملط نگر، اندھیری، بمبئی-58۔ موصول ہونے والی مزید معلومات کا اثر یہ تھا کہ اپیل کنندہ بڑے پیمانے پر منشیات اور نفسیاتی منشیات کی اسمگلنگ کر رہا تھا اور اس نے مینڈریکس کی 50,000 سے 60,000 گولیاں اس گھر میں محفوظ کر رکھی تھیں۔ 7 مارچ 1989 کی شام کو یہ اطلاع ملنے پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document

پنچاوں کی موجودگی میں مذکورہ احاطے کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران حکام نے کچھ دستاویزات کے ساتھ گہرا قرمزی رنگ کے تھیلے میں موجود 50,000 مینڈریکس کی گولیاں ضبط کیں۔ مذکورہ مینڈریکس گولیوں کے نمونے پنچ نامہ کے تحت لئے گئے تھے۔ NCB کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو تلاشی کے نتائج سے آگاہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ مذکورہ تلاشی اس وقت لی گئی جب اپیل کنندہ سے NCB حکام پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ مذکورہ جگہ مقفل تھی، اور تلاشی لینے والی ٹیم نے تلاشی کے لیے تالہ توڑا۔ پوچھ گچھ کے دوران، اپیل کنندہ سے ان 50,000 مینڈریکس گولیوں کی ضبطی کے بارے میں پوچھا گیا اور کہا گیا کہ اس نے کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 108 اور NDPS ایکٹ 1985 کی دفعہ 67 کے تحت بھی بیانات دیے ہیں۔ ممنوعہ گولیوں کے ساتھ مذکورہ احاطے کی تلاشی اور ضبطی کے دوران، حکام نے حامی/مَعمار کے حق میں اپیل کنندہ کے ذریعہ دستخط کیے جانے والے 8.3.1989 کے قرارداد کو بھی ضبط کر لیا۔

مذکورہ بالا مواد کی بنیاد پر استغاثہ نے خصوصی جج گریٹر بمبئی کے سامنے مقدمہ پیش کیا۔ جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کے خلاف مقدمے کی سماعت ایک اور منسلک مقدمے کے ساتھ اور کچھ دوسرے شریک ملزموں کے ساتھ بھی طویل عرصے تک کی گئی۔ گریٹر بمبئی کے خصوصی جج نے شریک ملزم اور متعلقہ مقدمے میں اپیل کنندہ کو بری کرتے ہوئے جو دوسری منزل ایس ایم مینشن، 299 بیلاسس روڈ، بمبئی میں واقع احاطے پر چھاپے سے متعلق ہے، اپیل کنندہ کو عمارت نمبر 8A1 کیوبا کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، ملت نگر، بمبئی میں فلیٹ نمبر 102 سے 50,000 مینڈریکس گولیاں ضبط کرنے کے سلسلے میں مجرم قرار دیا اور اسے 10 سال کی قید بامشقت اور ایک لاکھ کا جرمانہ، کاتاہی کی صورت میں ایک سال کی اضافی قید بامشقت سزا سنائی۔ درحقیقت، پیراگراف 53 میں فاضل خصوصی جج نے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا:

"میری مذکورہ بحث کے پیشِ نظر۔ میرا ماننا ہے کہ ملزم نمبر 3 محمد اسلم خان کے پاس ملت نگر میں اس کے احاطے میں پچاس ہزار مینڈریکس گولیاں پائی گئیں۔ اس طرح کی مینڈریکس گولیاں رکھنا NDPS ایکٹ کی دفعہ 8(c) کے تحت ممنوع ہے اور اس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے اس نے NDPS ایکٹ 1985 کی دفعہ 22، جسے 8(c) کے ساتھ پڑھا جائے،
کے تحت قابل سزا جرم کیا ہے۔" (زیر تاکید)

مذکورہ اثباتِ جُرم اور سزا کو اپیل کنندہ نے فوجداری اپیل نمبر 379/93 میں بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، فیصلے میں بیان کردہ وجوہات کی بنا پر فاضل ججوں نے گریٹر بمبئی کے فاضل خصوصی جج کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے اپیل کے تحت فیصلے پر زور دینے میں کئی تنازعات اٹھائے۔ تاہم، ہم اپنے سامنے اٹھائے گئے تمام تنازعات سے نمٹنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں کیونکہ یہ اس حقیقت کے پیش نظر ضروری نہیں ہو سکتا ہے کہ تنازعات میں سے ایک کو ہماری طرف سے قبولیت مل جاتی ہے۔ یہ دلیل ہے کہ استغاثہ عمارت نمبر 8A1، کیوبا کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، ملت نگر، اندھیری، بمبئی میں فلیٹ نمبر 102 کے احاطے کی ملکیت اور قبضہ قائم کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے جس سے ممنوعہ گولیاں ضبط کی گئیں تھیں کیونکہ وہ اپیل گزار سے تعلق رکھتی تھیں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق، حکام کی طرف سے موصولہ معلومات (نمائش نمبر 34) پنچ نامہ (نمائش نمبر 33) رپورٹ اور اپیل کنندہ کے مبینہ دستخط پر مشتمل مبینہ قرارداد کے علاوہ، استغاثہ کی طرف سے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی اور قابل قبول ثبوت پیش نہیں کیا گیا کہ اپیل کنندہ مذکورہ عمارت کا مالک تھا اور اس کے اصل قبضے میں تھا۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 108 اور NDPS ایکٹ کی 67 کے تحت حاصل کردہ اپیل کنندہ کے بیانات پر استغاثہ کی طرف سے دی گئی انحصار کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اپیل کنندہ نے وقت ضائع کیے بغیر اسے واپس لے لیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپیل گزاروں کے بیانات کا محتاط جائزہ، نمائش 83 اور 84 واضح طور پر دکھائے گی کہ اس طرح کے بیانات اپیل کنندہ کے ذریعے رضاکارانہ طور پر نہیں دیے گئے ہوں گے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے پیش کیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ زیر بحث احاطے میں پایا گیا قرارداد اور اپیل کنندہ کے دستخط پر مشتمل عہدیداروں کے ذریعہ برآمد کیا گیا قرارداد یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ اپیل کنندہ احاطے کا مالک اور قبضہ تھا۔اس سلسلے میں،انہوں نے NDPS ایکٹ کی دفعہ 66 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی اور کہا کہ استغاثہ نے مقدمے کو شک سے بالاتر کر دیا ہے۔انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 67 کے تحت پوچھ گچھ کے دوران اپیل کنندہ کا داخلہ ثبوت میں قابل قبول ہے اور اپیل کنندہ کے دستخط پر مشتمل قرارداد کی ضبطی کی حقیقت کے ساتھ مل کر، یہ اپیل کنندہ کے وکیل کے لیے کھلا نہیں ہے کہ وہ یہ دعوی کرے کہ استغاثہ زیر بحث احاطے کے حوالے سے اپیل کنندہ کی ملکیت قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔

ہم نے حریف پیشکشوں پر غور کیا ہے۔ہمیں نہیں لگتا کہ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل NDPS ایکٹ کی دفعہ 66 کی مدد طلب صنعتی عمل میں درست ہے، کیونکہ دفعہ 66(i) کسی ایسی دستاویز کو پیش صنعتی عمل کا تصور کرتی ہے جسے کسی شخص کی تحویل یا کنٹرول سے ضبط کیا گیا ہو یا کسی شخص کے ذریعے پیش کیا گیا ہو۔اس معاملے میں، دستاویز یعنی قرارداد اپیل کنندہ کی تحویل سے ضبط نہیں کیا گیا ہے یا اسے اس نے پیش کیا ہے۔دفعہ 66 کی مدد طلب کرنے کے لیے،استغاثہ کو یہ ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ مالک ہے اور زیر بحث فلیٹ کے حقیقی قبضے میں تھا۔لہذا، ہم فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے قرارداد کو قبول کرنے کے قابل نہیں ہیں۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث قرارداد میں اپنے دستخط تسلیم نہیں کیے۔استغاثہ نے متعلقہ رجسٹرار کے دفتر سے دستاویزات پیش کرکے یا پڑوسیوں سے پوچھ گچھ کرکے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی آزاد ثبوت پیش کرنے کی زحمت نہیں کی کہ اپیل کنندہ زیر بحث فلیٹ کا مالک ہے۔استغاثہ کی طرف سے کوئی بیان نہیں دیا گیا ہے کہ ان کی کوششوں کے باوجود وہ دستاویز پیش نہیں کر سکے یا پڑوسیوں سے پوچھ گچھ نہیں کر سکے تاکہ زیر بحث فلیٹ سے متعلق اپیل کنندہ کی ملکیت ثابت ہو سکے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو آزاد گواہوں نے پنچ نامہ کی تصدیق کی۔ان میں سے صرف ایک کو بطور گواہ استغاثہ 5 پیش کیا گیا، جس نے استغاثہ کے مؤقف کی تائید نہیں کی، لہٰذا اسے معاند گواہ قرار دیا گیا۔اس معاملے میں اپیل کنندہ کے واپس لیے گئے بیانات کے علاوہ اپیل کنندہ کو زیر بحث ایوان سے جوڑنے کے لیے،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ابتدائی طور پر نکالے گئے اور عدالت عالیہ کے ذریعے تصدیق شدہ خصوصی جج کے نتائج کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی اور آزاد ثبوت دستیاب نہیں ہے۔

عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ فاضل ٹرائل جج اس لیے یہ فیصلہ دینے میں درست تھا کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 66 کے پیش نظر مذکورہ دستاویز کو ثبوت میں داخل کیا جا سکتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ فلیٹ اپیل گزار کی ملکیت تھا'۔ ایک بار پھر عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ 'یہ فرض کرتے ہوئے بھی' کہ مذکورہ قرارداد غور سے خارج ہے، موصول ہونے والی مخصوص معلومات باقی ہیں، دفعہ 313 کے تحت اتھارٹی کی طرف سے نمائش 33 اور اس کا اپنا بیان، نمائش 83 اور 84 کو ظاہر کرتا ہے اور وہ سب یہ ظاہر کرنے کے لیے جاتے ہیں کہ اپیل کنندہ مذکورہ فلیٹ کا مالک تھا۔ جیسا کہ پہلے نشاندہی کی گئی ہے کہ کسی نے بھی زیر بحث فلیٹ کی شناخت اپیل کنندہ سے تعلق کے طور پر نہیں کی ہے اور تصدیق شدہ شواہد کی عدم موجودگی میں، صرف اپیل کنندہ کے واپس لیے گئے بیانات کی بنیاد پر ملکیت اور قبضے کے حوالے سے تصدیق شدہ نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر، ہم یہ مانتے ہیں کہ استغاثہ اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والے زیر بحث فلیٹ کی ملکیت کو قائم کرنے میں ناکام رہا اور اس کے نتیجے میں اس اپیل میں چیلنج کی گئی اثباتِ جُرم اور سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اس کے مطابق، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور اپیل کنندہ کے خلاف دی گئی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کو فوری طور پر آزاد کر دیا جائے گا جب تک کہ کسی اور معاملے میں اس کی ضرورت نہ ہو۔ جرمانہ، اگر ادا کیا گیا ہو تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document